اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۲۲ — مطبوعہ ۲۸ مئی ۱۸۹۱ء بروز پنجشنبہ — جلد ۱۹

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے ۔۔۔۔۔ عہ ۱۱/

ایضاً بیرونجات سے معہ محصولڈاک۔ عہ ۱۲/

دو کاپیوں سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام فی کاپی۔ عہ ۱۲/

ایک شخص کے نام سات کاپی کے دام وصول ہونے پر ایک کاپی مفت دیجائیگی ہر حالت میں قیمت پیشگی لیجائیگی +

ایڈیٹوریل

قومیں کس لئے جوش میں ہیں اور لوگ باطل خیال کرتے ہیں۔ زمین کے بادشاہ سامنا کرتے ہیں اور سردار آپس میں خداوند کے اور اسکے مسیح کے مخالف منصوبے باندھتے ہیں کہ آؤ ہم اُنکے بند کھول ڈالیں اور اُنکی رسیاں اپنے سے توڑ پھینکیں۔ زبور ۲-۱ و ۲ +

دوست ہند بھیرہ مطبوعہ ۱۵ مئی نے بھی ہمیشہ اخبار کے نامہ نگار ہمدرد کے ساتھ ہمدردی کو کام فرماکے ایک لیڈنگ آرٹیکل بعنوان "عیسائیوں کے کرتب" میں نہایت شور وشر کے ساتھ۔ ہمارے اخبار نور افشاں مطبوعہ ۲۶ مارچ و ۲۳ اپریل سنہ رواں کی دو خبروں پر جو ہم نے پنجاب مشن نیوز سے ایک پردہ نشین بی بی کے مقام دہلی مسیحی ہو جانے۔ اور ایک گورنمنٹ افسر کے ماتحت شخص کے بوجہ ترغیب اسکی دو لڑکیوں کے جو ایک زنانہ مشن سکول کی تعلیم یافتہ ہیں۔ سرگرم متلاشی دین عیسوی ہو جانیکی نسبت نقل کی تھیں۔ بڑا ہی آہ و نالہ اور واویلا مچایا ہے۔ اور ہندوستانی ایڈیٹران اخبار کو انپر متوجہ کرنے کے لئے نور افشاں کی اُن خبروں کو بجنسہ اُس سے نقل کیا ہے۔ اور لکھتا ہے کہ "ہندوستانیو! خبردار۔ پادری صاحبان کی عنایت کا شکریہ دور ہی سے ادا کیا کرو۔ انکو اور انکی میم صاحبوں کو اپنے گھروں میں نہ آنے دیا کرو۔ خواہ وہ گھر ہندو ہوں یا مسلمان" +

اخبار مذکور کی ایسی باتوں کو پڑھکر ہمیں بیساختہ زبور کی آیات مسطورہ بالا یاد آئیں۔ جو ہر زمانہ میں مخالفین مسیح کی حالت کے بعینہ موافق و مطابق پائی گئی ہیں۔ کتب مقدسہ کے حق اور منجانب اللہ ہونیکا ثبوت غیر اقوام کے مخالفانہ و معاندانہ برتاؤ اور سلوک سے بھی۔ جو وہ ہمیشہ حق کے دبانے۔ اور باطل کے قایم رکھنے میں کام میں لائے اور لاتے رہتے ہیں بخوبی ملتا ہے۔ ایک ولایتی مشنری صاحب سے جب اخبار مذکور کی اس فریاد و بے بنیاد کا ذکر آیا تو انہوں نے فرمایا کہ "خواہ لوگ کتنا ہی غل مچائیں اور چلائیں مسیحیت کی زبردست قوت و اثر سے ہرگز نہ بچینگے" اور یہ سچ ہے۔ کیونکہ اسی زبور کی آیات بالا کے ساتھ دوسری آیتوں کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند اور اُسکے مسیح کے مخالف منصوبے باندھنے۔ اور انکی رسیوں کو اپنے سے توڑ پھینکنے والے۔ پُر جوش لوگوں کی شورشوں پر۔ آسمانی تخت پر بیٹھنے والا ہنستا اور انہیں ٹھٹھوں میں اڑاتا ہے۔ اور اگر وہ مخالفت سے باز نہ آئینگے تو بیشک وہ غصہ میں اُنسے باتیں کریگا۔ اور نہایت بیزار ہو کے انہیں پریشانی میں ڈالیگا۔ خواہ غیر اقوام کتنا ہی چیخیں اور چلائیں۔ رسالوں اور اخباروں۔ لکچروں اور

وعظوں کے ذریعہ بہی مخالفت کا اظہار کریں۔ انجمنیں اور سبھائیں قایم کرکے اپنے مصنوعی مذاہب کی ترمیم کریں۔ اور انہیں نابود ہونے سے بچانیکے لئے جو کچھ کر سکتے ہیں کریں ہرگز کامیاب نہ ہونگے۔ کیونکہ خداوند جب فرماتا ہو کہ "میں نے اپنے بادشاہ کو کوہ مقدس صیہون پر بٹھلایا ہو" تو کون خاکی بشر ہی جو اُسکی مخالفت میں کھڑا رہ سکیگا۔ جبکہ اسکا قہر بھڑکیگا۔ تو مخالف کمہار کے برتن کی مانند چکنا چور ہو جاینگے +

آج کل اخباروں میں ایسی باتوں کا شایع ہونا۔ اور دین عیسوی کی مخالفت میں لوگوں کا اسقدر شور و شر کرنا۔ مسیحیوں ہی کی تقلید پر ہر ایک تدبیر کو انکی مخالفت۔ اور مسیحیت کی تردید میں استعمال کرنا ہمیں صاف تبلا رہا ہو کہ مسیحیت کی زبردست اور غالب تاثیر و طاقت لوگوں پر اپنا پورا زور اور اثر ڈال رہی ہی۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو لوگ ایسے پرجوش ہوکر اُسکا سامنا کرنے۔ اور اُسکی غیر مغلوب پیشرفت کو روکنے پر ہرگز آمادہ و کمربستہ نہو جاتے۔ "وے برّے سے لڑائی کرینگے اور برّہ اُنپر غالب ہوگا۔ کیونکہ وہ خداوندوں کا خداوند اور بادشاہوں کا بادشاہ ہی" مکاشفات ۱۷ باب ۱۴ +

پیارے ناظرین! "مسیح کی عدیم النظیر شخصیت" کا سلسلہ ۱۲ مارچ سے شروع ہوکے نمبر ہذا میں اختتام کو پہنچا۔ اسمیں کچھ شک نہیں کہ مسیحیوں نے جو اس (عجیب و بےنظیر شخصیت) پر شیدا و جانداوہ ہیں۔ اور بنی آدم میں کوئی انکی نظیر نہیں جچتی۔ بیساختہ مصنف زبور کے ساتھ ہم الحان ہو کر گایا ہو گا۔ "تو حسن میں بنی آدم سے کہیں زیادہ ہو۔" مضمون مذکورہ سے ایمانی قوت و روحانی حظ اور لطف کو حاصل کیا ہوگا۔ لیکن ہمیں یہہ بھی اُمید ہو کہ نورافشاں کے غیر مسیحی ناظرین نے بھی اُن باتوں پر جو اس سلسلہ میں درج ہوئیں۔ کچھ نہ کچھ غور و فکر کرکے سچائی کو بدل تسلیم کر لیا ہوگا کیونکہ کوئی نہیں۔ جو مسیح خداوند کا ایک مثیل و نظیر ہمارے رو برو پیش کریگی۔ اس سادہ و مدلل کتاب کے اُردو ترجمہ کے تین باب اب تک شایع ہوئے ہیں۔ پہلا باب "مسیحیت اور علم طبعی" اجمیر راجپوتانہ مشن پریس سے بعد تصحیح طبع ثانی ہوا۔ مگر بوجہ ٹیپ میں ہونے کے جو کی زمانا مرغوب طبع اور عام پسند نہیں ہو۔ لوگوں نے اس سے کم فایدہ اُٹھایا۔ دوسرا باب "عہد جدید کی صحت کا تواریخی بیان" نورافشاں میں شایع ہو چکا۔ تیسرا "مسیح کی عدیم النظیر شخصیت" اس پرچہ اخیر مئی کے ساتھ ختم ہوتا ہو۔ آیندہ نمبر سے ہم چوتھا باب "مسیحی معجزات" شروع کرینگے۔ ارادہ ہو کہ جب پانچواں باب "مسیح کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا" سلسلہ وار بخیریت اختتام کو پہنچے تو اُنہیں ایک علیحدہ جلد میں شایع کریں۔ تاہم ایسا کیا جانا خدا کے فضل اور مسیحیوں کی ہمت و قدردانی پر منحصر ہی +

مہذب لکھنؤ بمبئی کی جوان مرگ پارسنوں کی نسبت لکھتا ہو کہ "جہانتک خبریں ملی ہیں اُنسے معلوم ہوتا ہو کہ اُن لڑکیوں نے خود ہی خودکشی اور مخفی صدمہ سے خودکشی کی۔ اور خودکشی ہی کی غرض سے کالج کے گھنٹہ گھر پر چڑھی تھیں۔ اگر کسی کے چھیڑنے پردہ کو دیں۔ اور کوئی انہیں زبردستی پکڑنا چاہتا تو انکو اتنی مہلت ہرگز نہ ملتی کہ آپسمیں مل مل کے روتیں۔ اور یہہ آپسمیں ملنا اس بات کی دلیل ہو کہ وہ اس امر کو گھر ہی سے ولیں ٹھان کے آئی تھیں۔ ایک شخص کے کہنے پر سمجھ لینا کہ مسلمان جو چلدئے اور نہیں ملتے انہیں کی دست درازیوں سے وہ کود پڑیں بالکل غلط ہو"۔ ہمعصر مہذب مسلمانوں کی حفاظت میں اس اعتراض پر کہ مسلمانوں نے خود آکے اظہار کیوں نہ دیا یہہ جواب دیتا ہو کہ "ایک شخص باوجودیکہ ہر طرح سے بری ہو مگر اپنے آپ کو خود اپنے ہاتھ سے مشتبہ خوفناک حالت میں کبھی نہ لائیگا۔ لوگ عدالت کی دوڑ دھوپ سے کوسوں بھاگتے ہیں۔ اُنہوں نے کہا کہ خاصے بیٹھے بٹھلائے کیوں آفت میں پھنسیں"۔ داؤ بھاگ ہی چلیں ہماری سمجھ میں مسلمانوں کی بریت میں یہہ دلیل کمزور معلوم ہوتی ہی۔ پارسنوں نے خودکشی کی ہو یا نکی ہو۔ ہمارے معزز ہمعصر کا یہہ نتیجہ نکالنا کہ تعلیم یافتہ قوم کی عورت جب جاندگی خود اپنے ناجایز یا جایز عشق۔ اور اُسکی ناکامی میں صحیح نہیں ہو۔ جو اکثر لوگ اس بنا پر زور دے رہے ہیں کہ مسلمان عورتوں میں تعلیم کو ہرگز ترقی نہ دلائی جائے۔ بڑی غلطی میں مبتلا ہیں۔ اور ہمعصر کا "آنا خر و رلکھنا کہ موجودہ تعلیم۔ سوسایٹی کی ترقی اور آزادی کا جوش عصمت کو جان سے زیادہ قیمتی نہیں ثابت ہونے دیتے۔ اسپر دال ہو کہ اس ملک کے لوگوں نے تعلیم سوسایٹی آزادی اور عصمت کے اعلیٰ معنوں کو بخوبی نہیں سمجھا ہو۔ جب آزادی کو بدی کا پردہ بنا لیا جائے۔ اور تعلیم سے خلاف اخلاق کام لیا جائے۔ اور عصمت و ایمان کو جان سے کمقدر سمجھا جائے۔ یہہ تعلیم اور آزادی کا قصور نہیں۔ لیکن انسانی بگڑی ہوئی طینت اور طبیعت کا قصور ہو اور بس +

راجپوتانہ مشنری کانفرنس کا ششماہی جلسہ جو نصیرآباد میں فراہم ہوا۔ اسمیں نہایت عمدہ اور مفید دیگر امور کے علاوہ۔ اس انتظام اور مباحثہ میں زیادہ وقت صرف ہوا کہ تعلیم اور منادی انجیل کا کام کیونکر بخوبی چلے۔ کام کی بہبودی و ترقی کے لئے تجاویز ذیل قرار پائیں۔ (۱) ایک نارمل سکول جاری کیا جائیگا جسمیں مسیحی لڑکوں کو ایسی تعلیم دیجائیگی کہ وہ گانوں میں استادی اور منادی کا کام کر سکیں۔ (۲) آیندہ کو ہر ایک واعظ تحصیل علم الٰہی کیلئے سہارنپور بھیجا جائیگا۔ (۳) یہہ کوشش کیجائیگی کہ مشن کے تعلیم یافتہ جوان خداوند کا کام کریں۔ انہیں اسقدر تنخواہ دیجائیگی جسقدر کہ وہ اپنی لیاقت کے بموجب سرکاری ملازمت میں پا سکتے۔ (۴) عمر رسیدہ مسیحیوں کو بھی منادی کے لئے

تعلیم دیجائیگی۔ جنہوں نے نئی پیدایش حاصل کی۔ اور جنکے دل میں اس کام کے لئے شوق ہے * مخزن

بڑی خوشی کی بات ہو کہ بابو کیدار ناتھ صاحب نے اپنا طبع زاد منظومہ مولود مقدس بروزن مسدس نورافشاں میں شایع کرنیکے لئے بھیجا ہے۔ ہم اس طرز بیان کے نظم کو بدل پسند کرتے ہیں۔ چونکہ مسدس میں ایک سو بارہ بند ہیں لہذا سلسلہ وار بصیغہ شعر وسخن تھوڑا تھوڑا کرکے ہدیہ ناظرین کرتے رہینگے *

آریہ گزٹ کے بہرہ مراسلات میں بعنوان "بیبل کی تعلیم" ایک سلسلہ نظر سے گذرا جسکو پڑھکر ہمیں نہایت افسوس ہوا۔ کہ دیانندی لوگ جو اپنے کو آریہ کہلانے میں فخر سمجھتے اور دنیا کی تمام قومیں اور کتب و مذاہب انکے سمجھ میں ہیچ اور پوچ ہیں۔ اور اپنے زعم میں وہ تمام بنی آدم سے زیادہ عالم و عاقل اپنے کو ہی جانتے ہیں۔ بیبل کے معنی و مطالب سمجھنے۔ اور اسکی تعلیم کے اصلی مقاصد تک پہنچنے میں کسقدر قاصر و کم فہم معلوم ہوتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ مراسلت مذکورہ کی نقل حرف بحرف ناظرین نورافشاں کے مطالعہ اور غور کے لئے اخبار مذکور سے لیکر پیش کریں۔ اسلئے نہیں کہ کوئی ایسی باتوں کا جواب لکھنے میں تضیع اوقات کرے۔ مگر صرف اسلئے کہ انہیں معلوم ہوجائے کہ دیانندی اشخاص کس طبیعت و فطرت اور فہم و ذکا کے لوگ ہیں۔ اور ظاہر ہو کہ وہ باتیں جو پولوس رسول نے رومیوں کو لکھیں۔ ان لوگوں کے حق میں بھی راست ٹھہرتی ہیں کہ "باوجودیکہ انہوں نے خدا کو پہچانا تو بھی اسکی عزت اور شکرگذاری خدا ہی کے لایق نہ کی بلکہ باطل خیالوں میں پڑ گئے۔ اور انکے نافہم دل تاریک ہوئے۔ وے آپ کو عالم جانکے احمق ہوگئے"۔ اخبار ٹروالایٹ مطبوعہ ۵ مئی میں جو ایک آرٹیکل بطور صلاح نیک بعنوان (کائنڈ ورڈس ٹو آرئین) آریوں کے لئے مہربان کلمات۔ ڈاکٹر جی۔ جے سکاٹ صاحب کیطرف سے شایع ہوا ہے۔ دیانندیوں کے لئے اگرچہ وہ حقیقی بھلائی کے مشتاق ہیں، قابل غور وعمل ہے۔ اور اگر وہ لوگ اس صلاح معقول کے مطابق عمل نہ کریں۔ اور اپنی موجودہ طرز وطریق کو نہ بدلیں۔ تو اُمید کامیابی وترقی انکے لئے بہت کم ہے۔ اگر فرصت ملی تو ہم اس مصلح آرئین آرٹیکل کا ترجمہ بھی ہدیہ ناظرین کرینگے۔ مراسلت مندرجہ آریہ گزٹ یہ ہے۔ ناظرین بغور پڑھیں *

بیبل کی تعلیم

خداوند کہتا ہے میں پہاڑوں کے سبب رونا پیٹنا کرونگا اور بیابان کی چراگاہوں کے لئے واویلا۔

کیونکہ

وے یہانتک جلا دیئے گئے کہ کوئی انکی طرف نہیں گذرتا ہوائی جرندے پرندے وہاں سے بھاگ گئے۔ (یرمیاہ۔ ۹ باب ۹ آیت ۸ تا ۱۰) *

خدا (معلوم ہوتا ہے کسی کسان کا نام ہوگا۔ جو کسیقدر اراضی مزروعہ وغیر مزروعہ بنجر وغیرہ کا مالک ہوگا اور بھیڑ چرنے والے گڈریئے اسے اپنے سے اچھی حیثیت کا آدمی سمجھکر خدا کہتے ہونگے) کی چراگاہیں جلا دی گئیں۔ بیچارے کی گائے بھینسیں کہاں چریں۔ پہاڑ کو دشمنوں نے آگ لگا دی۔ بیچارے کی طوطی مینا کہاں اوڑیں۔ اب خدا (قہر درویش برجان درویش) رونا پیٹنا نہ کرے تو کیا کرے *

مگر ہم حیران ہیں کہ اسی کتاب کے باب ۹ کی آیت ۷ میں خدا (رب الافواج) خم ٹھوک کر کہہ رہا تھا کہ دیکھ میں انکو پگھلا ڈالونگا اور ابھی اُسنے بچوں کیطرح رونا پیٹنا شروع کردیا۔ نوجیں نہیں معلوم کیا ہوئیں کوئی مدد کو نہیں پہنچا * کروبی کہاں گئے (شاید درخت حیات کی رکھوالی میں کھڑے ہوں) ننگی تلواریں سونتکر پہنچتے۔ خدا کے دشمنوں سے اسکا عوض لیتے اور رونا واویلا کرنے سے روکتے۔ ہائے ہائے اسے وقت کوئی بھی کام نہ آیا۔ بیچارا خدا روتا چلاتا واویلا کرتا ہی رہ گیا *

بھائی عیسا ئیو جاؤ تم ہی ذرا آنسو پونچھ دو" *

راقم پ۔ ک۔ ت۔ طالب العلم مدرسہ علم الٰہی اے۔ یو۔ پی مشن سیالکوٹ کو معلوم ہو کہ آپ کا مضمون بعنوان (کرشان اور مسیحی) بوجہہ مراسلت میں اصلی نام نہ ہونیکے درج اخبار نہیں ہو سکتا *

مسیح کی عدیم النظیر شخصیت

ہم مکرر اس حقیقت پر زور دینا چاہتے ہیں کہ مسیح کی بےنظیر شخصیت اور چال چلن کا بیان کرنیکو محض انسانیت کے سوا کچھ زیادہ مطلوب ہے۔ وے صراحتاً اسکی حقیقی الوہیت کو پاک نوشتوں کی تعلیم کے مطابق ظاہر کرتے ہیں۔ کیونکہ اسمیں شک نہیں ہو سکتا کہ اناجیل اور نامجات۔ اسکو محض انسان سے زیادہ۔ بلکہ فی الحقیقت خدا بتلاتے ہیں۔ اسمیں بھی بمشکل ہو سکتا ہے کہ وہ خود اپنے الٰہی ہونے۔ اعلیٰ تر معنی میں خدا کا بیٹا ہونیکا بہ اطمینان دعویٰ کرتا ہے۔ ایسا کہ اگر وہ فی الحقیقت الٰہی نہیں ہے تو وہ یا تو ضرور فریبی یا سرگرم فریب خوردہ ہوگا۔ تمام عہد جدید کے مطابق کوئی اور رائے بجز اسکی حقیقی الوہیت کے درست نہ ٹھہرےگی۔ اس قیاس پر کہ وہ صرف ایک انسان محض ہے۔ وہ ممکن الفہم نہ ہوگا۔ اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے لئے یونیٹیرین۔ اور بےایمان لوگ بھی بعض اوقات کشادہ دل ہیں۔ امریکہ کا ایک مشہور یونیٹیرین کہتا ہے کہ "عام مسیحی جیسا کہ انہوں نے پاک نوشتوں کی تفسیر کی ہے۔ اور کرتے ہیں سچے ہیں"۔ اور جیسا کہ ہم نے ابھی کہا ہے مسیح کی شخصیت۔ چلن۔ زندگی اور اثر اسکی حقیقی الوہیت کے ساتھ متفق ہوتے اور انکے بیان کے لئے اسکی

الوہیت کا قیاس مطلوب ہی :: فکر اور ہمدردی کے ساتھ اسپر غور کرنے میں ۔ ہم بالطبع معلوم کرتے ہیں ۔ کہ وے ٹھیک ایک ایسا چلن ۔ زندگی اور اثر ہیں جنکو ہم ضرور خیال کر سکتے کہ وے خدائے مجسم سے متعلق ہیں :: جب ہم یسوع کو یہہ کہتا ہوا سنتے ہیں کہ " میں اور باپ ایک ہیں " " جسنے مجھکو دیکھا ہی باپ کو دیکھا ہی " اور ایسی ہی اور باتیں ۔ تو ہم معلوم کرتے ہیں ۔ کہ اُسکی زندگی اور اُسکے دعووں میں کمال موافقت اور مطابقت ہی :: متفرق ثبوت کرنیوالی آیتوں کے سلسلہ کے علاوہ اُسکی زندگی ۔ چلن ۔ اور اثر یکساں ہمکو اسکی الوہیت کی تعلیم تک پُہنچاتے ہیں :: ہم معلوم کرتے ہیں کہ روزو یو نے برحق کہا کہ " اگر سقراط کی زندگی اور موت ایک دانا آدمی کی ہیں ۔ تو مسیح کی زندگی اور موت ایک خدا کی ہیں :: اور اگر مسیح الٰہی شخص ہی تو مسیحیت بھی الٰہی ہو کیونکہ اسکی اصل اور قلب مسیح ہی +

پس مسیح کے حق میں ہمارا یہہ فیصلہ ہی ۔ کہ ہم اُسمیں ایک فوق الخلقت شخصیت پاتے ہیں :: خود کامل پاکیزگی کی ۔ واقعی حقیقت ہی میں ۔ ہم اسکو ثابت دیکھتے ہیں :: کیونکہ کامل پاکیزگی ایک شی ہی ۔ جو طبقہ خلقت میں نہیں پائی جاتی ہی :: وہ کچھ شی ہی ۔ جو صاف عالم بالا سے آتی ہی اور وہ اعلٰی معنی میں فوق الخلقت ہی :: وہ بہ نسبت فوق الانسان انسانی طاقت کے ۔ یعنی طبعی معجزات کرنیکی طاقت بھی ایک بلند تر فوق الخلقت ہی :: وہ اتنے اُسیقدر اعلٰی تر ہی جسقدر صرف عقلی اور طبعی چیزوں سے اخلاقی اعلٰی تر ہیں :: لیکن یہہ کامل پاکیزگی ہم یسوع ہی میں پاتے ہیں ۔ اور فقط یہہ ہی نہیں ۔ بلکہ ہم اُسمیں ایسی استعداد ۔ ایسی معموری ۔ اور تجویز کی اول سے آخر تک ایسی تمامی استقلالی ۔ انسان اور مستقبل کا ایسا ادراک پاتے ہیں ۔ جو انسانی حکمت و دانائی سے بڑھکر ۔ حکمت و دانائی پر اشارہ کرتے ہیں ۔ جیسے اُسکے معجزات انسانی طاقت سے بڑھکر طاقت پر دلالت کرتے ہیں :: پاولس

کہیں کہ ہم اسمیں سہ گونہ فوق الخلقت ۔ یعنی فوق الخلقت طاقت ۔ و حکمت ۔ اور پاکیزگی پاتے ہیں ۔ جو اُسکی فوق الخلقت اصل پر جسپر اُنکی بنیاد ہی اشارہ کرتی ہیں :: اسکے مطابق اسکی بےنظیر شخصیت محض دنیوی کیمیاگری یا تبدیل حالت کا ثمرہ نہیں ہو سکتی ہی :: ایک چشمہ جو اتنا زیادہ اونچا چڑھتا ہی ۔ ضرور اسکی اصل زمین کی بلند ترین چوٹیوں سے پرے آسمانوں کے آسمان میں ہوگی :: جیسا کیمیاگر تھوڑی سی تفریق سے نتیجہ نکال سکتا ہی ۔ کہ بعض پتھر شہابی چیزیں ہیں ۔ اور ایک بلند طبقہ سے زمین پر اُترے ہیں ۔ ویسے ہی یسوع کی شخصیت تشریح ظاہر کرتی ہی ۔ کہ وہ آدم ثانی ۔ خداوند آسمان سے ہی ۔ جیسا کہ آفتاب اپنی ہستی ۔ افضل رونق ۔ اور قوت کو روشنی گرمی ۔ اور کشش کے وسیلہ ظاہر و ثابت کرتا ہی ۔ ویسا ہی مسیح اپنے کو بوسیلہ افضل تر آسمانی روشنی اور جلال ۔ اور اپنی ذات کی قوت جاذبہ کے آفتاب صداقت ثابت کرتا ہی :: اسکی خدا کے شایان عظمت ۔ سلطنت ۔ عالم الغیبی ۔ خود مختاری ۔ پاکیزگی ۔ عدالت ۔ نیکی ۔ دانائی ۔ اور قدرت ۔ نہ صرف کافی اور حقیقی نور اور شہادت ہی ۔ بلکہ اعلٰی ترین نور اور شہادت ہی :: اس پر نظر کرنے میں ہم دیکھتے ہیں کہ ۔ وہ نہ فقط ایک حقیقت ۔ بلکہ فوق الخلقت حقیقت ہاں ایک الٰہی شخص ہی :: بالآخر مسیح جیسا کہ اناجیل میں دکھلایا گیا ۔ خود اپنا اور اپنے فوق الخلقت ۔ اور الٰہی مذہب کا بہترین ثبوت ہی +

غور طلب

اگر وہ باز نہ آویگا تو خدا اپنی تلوار تیز کریگا ۔ اُسنے تو اپنی کمان پر چلّا چڑھا دیا ہی اور اُسے تیار کیا ہی :: اور اُسنے اُسکے لئے موت کا سامان تیار کیا ہی وہ اپنے جلتے ہوئے تیر بناتا ہی :: زبور ۷ ۔ ۱۲ و ۱۳ +

مراسلات

تحقیقات حق و بطلان طعن نیچری صاحبان برخلاف مسیحیاں

مقالہ اول بر شرح لفظ نیچر

دفعہ ۱ ۔ اگر لفظوں کی ہشی مضمون کے پانی کو گدلا کر دھو کا عمق کا نہ دینے پاوے ۔ تو لفظ نیچر انگریزی میں وہی معنی رکھتا ہی ۔ جو لفظ سُبھاو کے سنسکرت میں ہیں ۔ یا لفظ خاصہ کے عربی میں :: سبھاو جو مرکب ہی سو ۔ بھاو کا ہی ۔ اسکے معنی وہی ۔ ظہور ہیں ۔ خاصہ وہ خصوصیت ہی جو پائی جائے کسی خاص شی ۔ یا اسکی قسم میں اور نہ پائی جاوے اسکے غیر میں ۔ یہی معنی نیچر کے ہیں +

دفعہ ۲ ۔ پس ہر شی کی نیچر جداگانہ ہی ۔ اور وہ ایک نام ظہور خاص شی کا ہی ۔ نہ کہ وہ کوئی شخص ہی ۔ صاحب علم و قدرت و ارادہ کا ۔ کہ وہ خالق یا صانع بھی کسی شی کا ٹھہر سکے مثلاً خیال کی نیچر یہہ ہی کہ وہ مخزنہ پا دے نقوش مدرکہ کو بیکر نقل اُنکی بترتیب ۔ اصلی ۔ یا کم و بیش ۔ یا پس و پیش کے ساتھ کر سکتا ہی ۔ ہاں تفاوت کہ نقل اُسکی بمقابلہ اصل کے ہمیشہ مدھم اور دقیق تر ہی رہتی ہی :: اصلی وہ شی ہی جو مس ہستی یا حضورت ہستی اپنی سے ساتھ کسی حس بیرونی یا اندرونی ہماری کے خیالی سے دقیق اور منور تر ہو کر درک ہوتی ہی :: مقابلہ شی اصلی اور خیالی کا گو بوسیلہ خیال ہی کے ہوتا ہی ۔ تاہم قوت تمیز و اس تمیز کو بین اُن دو کے بخوبی پاتی ہی :: عقل کی نیچر یہہ ہی کہ وہ صداقتوں اولی اور اصلی سے باہر نجا کر بیرونی دلیل قطعی اور محفوظ تر ہی میں خیر تال کو دکھلاتی رہتی ہی :: ارادہ کی نیچر یہہ ہی کہ شئین مساویین ۔ و ضد

فی الحاصل وہ آن واحد میں رد یا قبول احدے کو بالخاصہ وبلا وجہ غیرے کے کرتا ہے ۔ علیٰ ہٰذا القیاس ہر شئے کی نیچر کا کچھ خاص خاصہ ہی کام ہے ✦

دفعہ ۴ ۔ اب چاہئے کہ استعمال لفظ نیچر کا سمجھکر کرے جو ہی کرے اور شک پرست وہ ہر بطلان اپنے اصل الاصول کو دیکھے اور مان لے ۔ آیندہ انشاء اللہ ہم کچھ دہریت پر کہینگے ✦

راقم عبید یاہ اتھم ۔ امرتسر ۱۴ مئی ۱۸۹۱ء

پنجاب کے میلے

ہائے پنجاب تیری وحشت!

ان دنوں میں کئی ایک میلوں میں میرے جانے کا اتفاق ہوا ۔ اور جو کیفیت اُنمیں میرے دیکھنے میں آئی اس سے مجھکو بڑا ہی افسوس ہوا ۔ اور ان میلوں سے ہمارے ملک پنجاب کی بوسیدہ اور گندی حالت کا ایسا نظارہ دکھلائی دیا جو قابل افسوس و رحم ہے ۔ انمیں سے چند ایک کی کیفیت ہدیہ ناظرین کرتا ہوں ✦

واضح ہو کہ جتنے میلے اس ملک میں فراہم ہوتے ہیں ۔ وہ سب مختلف مذاہب کے اعتبار سے ہوتے ہیں ۔ یا یوں کہو کہ وہ مذہبی فروعی اصولوں کی رو سے ہوتے ہیں ۔ مثلاً محمدیوں کے جو میلے ہوتے ہیں جیسا کہ میلہ سادھورا مالک پور ۔ دہرہ ونکل ۔ روشنی اور بندگی صاحب اور سیکڑوں خانقاہوں پر جو میلے ہوتے ہیں وہ سب مسلمانوں نے اپنے مذہبی طور پر سمجھے ہوئے ہیں ۔ اور اسی طرح ہندؤں کے جتنے میلے ہیں جیسا کہ جوالا مکھی ۔ نینا دیوی ۔ منشا دیوی ۔ ہردوار اور پہوا وغیرہ وغیرہ یہہ سب ہی انکے مذہب کی رو سے ہوتے ہیں ۔ اور سکھ لوگ بھی جیسا کہ آنندپور ۔ کیرت پور ۔ کرتارپور ۔ امرتسر ۔ ڈیرہ دون ۔ اور اور جگہوں میں اکٹھے ہوتے ہیں ۔ سب کو اپنے مذہبی میلے قرار دیتے ہیں ۔ اسپر کوئی شخص کہ جس نے ایسے میلوں کا حال نہ دیکھا ہو خیال کریگا کہ جبکہ یہہ اجتماع مذہبی ہوتا ہے تو ضرور ایسے موقعوں پر عبادت الٰہی اور پوجہ پاٹھ اور گیان دھیان ہوتا ہوگا ۔ مسلمان اپنے میلوں پر نمازیں ادا کرتے ۔ ہندو اپنی پوجہ پاٹ کرتے اور سکھ گرنتھ صاحب کے شبد پڑھتے اور شبد کیرتن گاتے ہونگے ۔ پر اگر ایسے موقعہ پر کہ جہاں ان میلوں میں سے کوئی فراہم ہو جاکر دیکھا جاوے تو یہہ خیال بالکل باطل معلوم ہوگا کیونکہ جتنی خرابی اور شرارت اور بدکاری ایسے میلوں پر ہوتی ہے اور کسی موقعہ پر نہیں ہوتی ہوگی بلکہ ایسا نظر آتا ہے کہ اب اس جگہہ میں شیطان برسوں کی حبس کے بعد چھٹکارا پاکر اور آزاد ہوکر اپنی شرارتوں کا جو کہ کچھ دیر سے رکی ہوئی تھیں غبار نکال رہا ہے ۔ اکثر پڑھنے اور سننے میں آتا ہے کہ علم وعقل کی روشنی سے اب اس ملک کی حالت روبہ بہتری و ترقی اور شائستگی ملک میں پھیلتی جاتی ہے ۔ پر ایسے میلوں میں جاکر صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ہنوز دہلی دور است ۔ شائستگی کا نام ونشان نہیں وحشت اور جہالت کا بازار ابھی تک رونق پر ہے ۔ اور ملک کی حالت تا ہنوز بہت گری ہوئی ہے ۔ ہمارے ملک کے تعلیم یافتہ گروہ نے تو البتہ کسی قدر ایسے وہمی اور وحشی اور خلاف تہذیب کاموں کو ترک کر دیا ہے لیکن ایک بڑا گروہ آبادی کا جسمیں تعلیم یافتہ لوگوں کی مستورات ابتک شامل ہیں ایسی بہت قسم کی وہمات پرستی میں شامل ہیں کہ جسکا کچھ حساب نہیں جہاں دیکھو ایسی ویسی قبروں سماؤھوں وغیرہ پر ناحق پیشانی جھکاتے ہیں اور منتیں مانگکر ایسے موقعوں پر فراہم ہو کر خدا کے برخلاف گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں ۔ چند میلوں کی کیفیتیں ذیل میں درج کرتا ہوں ✦

۱ ۔ میلہ روشنی ۔ یہہ میلہ لودیانہ میں فراہم ہوتا ہے ۔ اور دور دور کے محمدی صاحبان جوق جوق یہاں اکٹھے ہوتے ہیں اور ایک فرضی پیر صاحب کی ایک قبر پر نیازیں چڑھاتے اور پیر دستگیر سمجھکر سجدہ کرتے ہیں ۔ بڑا ہجوم اس موقعہ پر قلعہ کے متصل خانقاہ کے چوگرد جمع ہوتا ہے ۔ جو گندے اور فحش گیت اس موقعہ پر گائے جاتے ہیں ازخدا افسوس کے لائق ہیں ۔ سب لوگ کمربستہ ہو کر شرارت کا غبار نکالتے ہیں اور شرارت اگلتے نظر آتے ہیں ۔ بھلا صاحب اس میلے میں پیر دستگیر کے پاس آکر یہی ہدایت پاتے ہیں کہ گندگی سے اپنی زبانوں کو آلودہ کریں اور دل کو ناپاک بناویں ۔ افسوس! اگر کوئی کہے کہ سب کا تو یہہ حال نہیں ہوتا ۔ ہاں بیشک سب کا تو نہیں لیکن بیشمار لوگوں کا یہہ ہی حال ہوتا ہے ۔ اور باقی انکی خرافات سنکر یہہ نہیں کرتے کہ انکو کچھ نصیحت کریں بلکہ خوش ہو کر مسکرا کر رہجاتے ہیں ۔ بھلے آدمی کو انکی حرکات اور گندی کلام سے نفرت آنی چاہئے ۔ اور انکو روکنے کی کوشش کرنی چاہئے ۔ اس موقعہ پر لودیانہ مشن کے پادری صاحبان اور واعظان انجیل فراہم ہو کر خداوند کی بشارت دیتے ہیں اور برابر تین چار روز تک بڑی سرگرمی سے گنہگاروں کو مسیح کے وسیلے خدا کی بخشش اور رحمت کی خبر دیتے ہیں ✦

۲ ۔ میلہ ماتا یعنی چیچک ۔ یہہ میلہ ایک قصبہ جرگ نامی کے متصل جو علاقہ پٹیالہ میں ہے ایک چھوٹی سی مڑھی کے اردگرد فراہم ہوتا ہے ۔ ملک میں اُسی روز اور بہت جگہہ میں یہہ میلہ لگتا ہے ۔ لیکن اس جگہہ میں بہت دور دور کے لوگ آتے اور بیشمار بھیڑ جمع ہوتی ہے ۔ عجیب کیفیت یہاں دیکھنے میں آئی مکان تو صرف ایک چھوٹا سا گول گنبد ہے اور لوگوں کے اسکے اردگرد جمع ہو جانے سے بہتوں کو اُس تک پہنچنے کی جگہہ نہیں ملتی ۔ جو لوگ نزدیک ہوتے ہیں وہ تو آسانی سجدہ کر لیتے اور اپنی میٹھی روٹیاں جو سب بطور چڑھاوے یا نذر کے لاتے ہیں چڑھاتے ہیں پر وہ جو دور ہوتے ہیں اُن تک پہنچ تو نہیں سکتے مگر دور ہی سے روٹیاں ڈھیلوں کی طرح پھینکتے ہیں ۔ اتنی روٹیاں وہاں چڑھتی ہیں کہ جنکا اندازہ ہزارہا من ہو سکتا ہے ۔ اناج کی ایسی بیعزتی ہوتی ہے کہ دیکھنے والا تعجب کرتا ہے کیونکہ روٹیاں بارش کیطرح ادھر اُدھر سے

برستی ہیں۔ نہ معلوم روٹیوں کے اسطرح پر پھینکنے سے ماتا دیوی کیونکر آسودہ ہوتی ہوگی۔ میلے کا ایسا حال ہوتا ہو کہ جسکا ذکر کرنا بھی شرم ہو۔ سو گندی اور ناپاک باتوں اور اشاروں کے جو ناپاک اور گندے لوگ مستورات کیطرف کرتے اور کہتے ہیں اور کچھ نظر نہیں آتا کسی قسم کی شائستگی اور انسانیت معلوم نہیں ہوتی بلکہ اس وقت کا حال حیوانوں اور جانوروں کی حالت سے بھی گذر جاتا ہو۔ مرد اور عورتیں ملکر نفسانی شیطانی اور حیوانی خواہشوں سے اندھے ہوکر بے اندازہ فحش کلمے زبان سے نکالتے ہیں اور شہوت کی باتیں کہہ سنکر ایسے خوش ہوتے ہیں کہ خوشی کے مارے بیہوش نظر آتے ہیں۔ افسوس! گناہ کی کیسی بھاری نیند ہو! اس میلے میں بھی خداوند یسوع مسیح کی انجیل کی خوشخبری سنائی گئی اور کتب فروشوں نے رسالے فروخت کئے +

۳۔ چیت چودس۔ یہہ میلہ دریا بڈھا کے ساحل پر کئی جگہہ لگتا ہو۔ لودیانہ۔ ماچھیواڑہ۔ گدووال وغیرہ کئی جگہہ پر جمع ہوتا ہو۔ میں نے اسکے ماچھیواڑہ میں دیکھا۔ دریا پر مرد عورتیں ننگے ہوکر قریب قریب دریا میں غوطے لگاتے اور گندے گندے گیت گاتے تھے۔ پاپ دور کرنے کے لئے نہاتے پاپ تو کیا اُترنا تھا دس من اور لاد لیا۔ دریا سے لیکر قصبہ تک اور قصبہ کے اندر بڑا میلہ ہوا۔ مستورات کوٹھوں پر بیٹھ جاتی اور شریر لوگ نیچے سے ٹھٹھا کرتے تھے اور فحش گیت گاتے اور مستورات کی طرف بیر وغیرہ پھینکتے اور وحشیانہ حرکات کرتے تھے۔ افسوس! صد افسوس!! اس جگہہ پر بھی خداوند کا کلام سنایا گیا اور کتابیں فروخت کی گئیں +

۴۔ میلہ پورن گر۔ یہہ میلہ علاقہ ٹبالہ مقام گھماٹوں ایک گاؤں کے متصل ہوتا ہو۔ یہاں پر ایک سمادھ بنی ہوئی ہو۔ اور اسکے گرد یہہ میلہ ہوتا ہو۔ کہتے ہیں کہ پورن گر ایک ہندو فقیر تھا تارک الدنیا ہوکر اسنے اپنے آپکو زندہ دفن کروا دیا تھا جیسا کہ پچھلے دنوں میں اکثر ہوتا تھا اسی سبب سے اسکی قبر پر میلہ فراہم ہونے لگا سال میں دو دفعہ یہاں میلہ لگتا ہو۔ یہاں بھی کچھ کم خرابی اور شرارت نہیں ہوتی۔ بابا پورن گر سے مرادیں مانگی جاتی ہیں۔ اور چڑھاوا چڑھایا جاتا ہو۔ اس دفعہ اس میلے پر مذکورہ بالا میلوں کے سوا ایک اور بڑی شرارت دیکھی گئی کہ شریر لوگوں نے لکڑی وغیرہ کی ایسی ایسی گندی شکلیں بنائیں کہ جنکے دیکھنے ہی سے شرم آتی تھی۔ اُنکو لیکر وہ مستورات کے روبرو جاتے اور زبان سے گندے گندے کلمات نکالتے تھے اور اسطرح پر میلے میں چارطرف پھرتے اور لوگوں کا ایک بڑا ہجوم اُنکے پیچھے پیچھے چارطرف سے واہ واہ کے نعرے مارتا تھا اور بدمعاش لوگ تالیاں پیٹتے اور خوشیاں مناتے تھے۔ ہائے ہائے کیسی وحشت اور گندگی کے کام کرنے کی دلیری انسان کرتا ہو اور اس خوفناک اور ہولناک دن کے سخت عذاب کو فراموش کرتا ہو جسمیں ایسی شرارت کرنیوالے لوگ عذاب سخت اُٹھاوینگے اور آگ اور گندھک کی جھیل میں ڈالے جاوینگے۔ ملک کی ایسی حالت دیکھکر دل پھٹ جاتا ہو اور اس بری حالت پر از حد رنج و افسوس آتا ہو۔ اس جگہہ میں بھی مبشر بشارت کا کام کرتے تھے اور لوگوں کی ایسی شرارتوں سے اپنے دل کو شکنجے میں کھینچتے اور اُنکے لئے خدا سے دُعا کرتے تھے +

۵۔ میلہ منشا دیوی۔ یہہ میلہ منی مزرعہ میں فراہم ہوتا ہو یہاں پر ایک دیوی کی مورت ہو جو کہ ایک بڑے مندر میں رکھی ہوئی ہو اور چھوٹے چھوٹے مندر بھی ہیں لوگ ان مورتوں کے آگے بتاسے اور پیسے اور حلوا اور بکری کے بچے چڑھاتے ہیں۔ منتیں مانتے اور سجدہ کرتے اور سجدے کرتے ہوئے ایسے خوش نظر آتے ہیں کہ گویا اُنکے چڑھاوے سے دیوی خوش ہوگئی اور اب انکی تمام خواہشیں پوری کردیگی۔ میلے میں لوگ گندے اور ناپاک گیت گاتے اور نالایق کام کرتے ہیں۔ افسوس کہ مذہبی طور پر بطور دھرم کے کام کے وہاں پر جاتے اور ایسے بھاری گناہوں کے مرتکب ہوتے ہیں۔ ایسی نالایق حرکتیں نہ صرف تھوڑے سے آدمی کرتے نظر آتے ہیں بلکہ بیشمار لوگ جو وہاں پر جاتے ہیں سوا ایسے ناگوار کاموں کے اور کوئی دوسرا کام کرتے نظر نہیں آتے جسنے ایسے میلوں کو دیکھا ہو وہ بخوبی جانتا ہو کہ یہہ میلے محض شرارت اور بُرائی کی جگہہ ہیں کوئی دھرم یا نیکی کا کام ان جگہوں میں ہرگز نہیں ہوتا۔ افسوس کہ لوگ دھرم کے نام سے ایک جگہہ میں فراہم ہوں اور پھر ایسے بے دھرمی کے کام کریں +

نہایت افسوس کی بات ہو کہ ہماری عادل اور بیدار مغز سرکار ایسے بُرے اور نالایق کاموں کا کچھ بند و بست نہیں کرتی اور ملک میں ایسی بُری باتوں کا زیادہ رواج روز بروز بڑھنے دیتی ہو حالانکہ اسکا بند کرنا کچھ بڑائی نہیں کسیکا نقصان نہیں کسی کی مذہبی مداخلت نہیں بلکہ سب کے لئے عمدہ ہو۔ اسکا بند و بست تو درکنار پولیس کے محکمہ کے سپاہی جو انتظام کے واسطے ایسے وقت پر ان میلوں میں مقرر کئے جاتے خود بدمعاشوں کے ساتھ ملکر شرارت کے شریک ہو جاتے ہیں۔ اور برعکس کارروائی کرتے ہیں۔ کاشکہ گورنمنٹ اس بُرائی کا ضرور انسداد کرے اور ملک کو بربادی سے رکنے کی تجویز کرے +

ای ملک کے ریفارمر صاحبان۔ اپنے ملک کے ایسے وحشی اور جاہل ہموطنوں کو سمجھانے اور ایسی بری حرکتوں سے باز رکھنے کی کوشش کرو کیونکہ ایک بڑا گروہ ہمارے ملک کا وحشت اور گمراہی میں مبتلا ہو۔ اور ملک کے شائستہ ہونے اور بہتر بننے کی اُمید بالکل نہیں تاوقتیکہ ایسی بری اور ناشائستہ اور گندی باتیں دور و دفع نہ کیجاویں +

راقم

(پادری) جیل سنگھ۔ از کھنہ۔

چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا

نقل ہے۔ کہ ایک شخص نے کسی مُلّا کا قرآن چُرایا مُلّا کو جب خبر ہوئی تو اُسنے اپنے دو شاگرد اسکے پیچھے دوڑائے۔ وہ اسکو پکڑ کر کہنے لگے کہ کیوں بیوقوف تم نے مُلّا صاحب کا قرآن چُرایا اُسنے کہا۔ کہ یہہ میرا اپنا ہے۔ میں نے ہرگز نہیں چُرایا مُلّا کے شاگرد کہنے لگے کہ اگر یہہ تمہارا ہے۔ تو چند آیت اس سے پڑھکر سُناؤ ہم سنتے ہیں۔ اس شخص نے قرآن کھولدیا اور بسم اللہ پڑھکر کہا کہ "واہ خدا نے کیا عمدہ حدیث قرآن میں نازل کی ہے۔ کہ "خند کنی جان در وطن راکباب" یعنی نیکی کر دار۔ بدی سے دور رہا کرو۔ یہہ سنکر مُلّا کے شاگرد بہت ہنسے اور قرآن اُس سے چھینکر مُلّا کے پاس لیگئے۔

آجکل کے نیم مُلّاؤں کا یہی حال ہے۔ اگر کوئی اُن سے سوال کرے۔ کہ محمد صاحب کے نبی ہونیکا کیا ثبوت ہے۔ تو جھٹ کہہ دیتے ہیں۔ کہ خدا نے قرآن میں فرمایا ہے کہ "لولاک لما خلقت الافلاک"۔ افسوس کہ ابتک یہہ لوگ قرآن اور شیخ سعدی کے قول میں فرق نہیں کر سکتے۔ خدا اُنپر رحم کرے۔ آمین۔

راقم قاضی خیر اللہ از شہر پشاور

انتخاب اخبارات

شاہزادہ روس پر جاپان میں ایک جاپانی نے تلوار سے حملہ کیا۔ اُنکی کھوپڑی میں سخت زخم لگے ہیں۔ یہہ خیال نہیں کیا جا سکتا کہ یہہ کام نہلسٹوں کا ہے یا اُنہوں نے درپردہ یہہ کام جاپانیوں سے کرایا ہو۔ ہماری گورنمنٹ بڑی خوش قسمت ہے کہ یہاں سے شاہزادہ خیر و عافیت سے چلاگیا ورنہ اگر خدانخواستہ کوئی اس قسم یا اس سے بدرجہا خفیف واردات یہاں ہو جاتی تو نہ معلوم کیا بات کا بتنگڑ بنایا جاتا۔ کہتے ہیں کہ جس زمانہ میں شاہزادہ یہاں سفر کر رہا تھا اسوقت کل غیر ملک کے باشندوں کی خفیہ خبرداری کیجاتی تھی۔

منی پور کا قایم مقام ریاست یعنی یجنٹ تایخ کو گرفتار ہوگیا۔ اور اب وہ ملٹری گارڈ کی حراست میں قید ہے۔ لفٹنٹ گلے کی جماعت اب چیپاؤ کیطرف حرکت کرگئی جہاں میجر میکسویل صاحب نے پچاس منی پوری سپاہی اور دیگر شاہزادوں کی گرفتاری کے لئے بھیجے ہوئے ہیں۔ اس جماعت کو اختیارات دیئے گئے ہیں کہ جیسا موقع دیکھے ویسا عملدر آمد کرے۔ آیا پیرل جو منی پوری فوج میں میجر اور دربار میں وزیر تھا گرفتار ہوا ہے۔ اور گرفتاری کی بھی اُمید ہے۔ فرودی گرفتار ہونیوالوں میں ایک سپاہی اور باقی ہے۔

جنوبی آسٹریلیا سے ایک عجیب مقدمہ کی خبر آئی ہے۔ وہاں ایک عورت مرگئی اور دفن کردی گئی دفن کرنیوالے نے اس عورت کے خاوند سے اپنی اُجرت مانگی لیکن اُسنے دینے سے انکار کیا۔ اُسنے عدالت میں خرچہ کے لئے نالش کی۔ عورت متوفی کے خاوند نے عدالت میں یہہ عذر پیش کیا ہے کہ جبتک عورت کے جسم میں جان تھی تبتک وہ اسکے خرچ کو دیسکتا تھا جب اُسکا دم نکل گیا تو پھر اُسپر عورت کا کوئی حق نہیں رہا!!! کیوں نہ ہو۔ اس تہذیب اور خاوندانہ محبت کو آفرین کہنا چاہیئے۔

سشن جج ضلع ندیا کے روبرو وصیت نامہ کے پروبیٹ حاصل کرنے کا ایک عجیب مقدمہ پیش ہوا تھا۔ مدعی ایک کلین برہمنی للت موہنی نامی عورت ہے جسکی ایک مالدار زمیندار کے ساتھ شادی ہوئی تھی۔ اُسکے خاوند نے اسے نکالدیا اور خود دوسری عورت کرلی۔ وہ جاکر اپنے والدین کے پاس تمام عمر رہی۔ مرتے وقت یہہ وصیت کرگئی کہ میری جائداد سے تین سو روپیہ اُس شخص کو دیئے جائیں جو بچوں کی شادی کے خلاف نہایت عمدہ کتاب لکھے۔ اور باقی روپیہ اُس شخص کو دیا جائے جو میری مصیبت سے زندگی بسر کرنیکی تاریخ لکھے۔

کلکتہ سے خوفناک فساد کی خبر آئی ہے جو بلوہ بنارس کیطرح مذہبی بنیاد پر قایم ہے۔ فرق اتنا ہے کہ بنارس میں ہندوؤں نے پرجوش ہوکر شہر لوٹا لیکن کلکتہ میں مسلمانوں نے جوش میں آکر سر توڑے۔ بنارس میں مندر ٹوٹنے سے اشتعالک ہوئی اور کلکتہ میں مسجد گرانے سے جوش پھیلا۔ حقیقت حال سے معلوم ہوا کہ وہاں ایک بابو نے ایک قطعہ زمین خرید کیا تھا جسپر ایک کچی عمارت کی مسجد تھی اُسنے عدالت میں درخواست کی کہ اُسکے گرانے کی اجازت دیجاوے مسلمانوں نے اسکی مخالفت کی لیکن عدالت نے اس مخالفت کا کچھ پرواہ نہ کی۔ اور حکم دیا کہ مسجد گرائی جائے اور پندرہ دن کی مہلت دی کہ اس عرصہ میں مسجد کو خود ہی ہٹالیں۔ ۱۵ تاریخ کو مہلت کی میعاد ختم ہوئی۔ ۱۶ تاریخ کو مسلمانوں نے یہہ سمجھکر کہ اب بابو اسپر قبضہ کرنے آویگا جم غفیر جمع کیا۔ اور گتکے اور ڈنڈے لیکر مسجد کے اردگرد جمع ہوگئے۔ ایک جماعت پولیس کی اس ناجایز بھیڑ کو منتشر کرنے آئی لیکن لوگوں نے اسکو مار کر ہٹادیا۔ تب زاید پولیس بھیجی گئی لیکن اُسنے بھی منہہ کی کھائی۔ آخرکار مسٹر لیمبرٹ صاحب کمشنر پولیس تمام سپاہ موجودہ کو جسمیں دیسی اور انگریزی پولیس شامل تھی ہمراہ لیکر موقع پر آئے۔ اُسوقت مسلمانوں کے چہروں سے جوش برس رہا تھا۔ اُنکی تعداد دو ہزار کے قریب تھی۔ اس سپاہ کے آتے ہی مقابلہ ہوپڑا اور سخت وار کئے گئے۔ پہلے مقابلہ میں ایسا معلوم ہوا کہ پولیس مغلوب ہوگئی۔ اس خیال سے فوراً جنگی سپاہ کے لئے درخواست کی گئی۔ چنانچہ دو سو فوج گورہ فورٹ ولیم سے روانہ کی گئی۔ ہر ایک سپاہی کے پاس چالیس فیروں کا سامان

گولہ بارود تھا۔ یہہ فوج ٹرپوے میں سوا موقع واردات کو آرہی تھی کہ راہ میں مسٹر برنارڈ صاحب ڈپٹی کمشنر پولیس اُدھر سے آتے ہوئے ملے اور اُنہوں نے خبر دی کہ فساد فرو کردیا گیا ہو اب تمہارے جانیکی ضرورت نہیں ہی۔ ہیبرٹ صاحب نے پھرتی کرکے تمام فسادیوں کو آگے پیچھے سے گھیر لیا اور وہ مارکی کہ لوگ منتشر ہوگئے۔ کیونکہ اُنکو بھی خبر ہوگئی تھی کہ جنگی سپاہ منگوائی گئی ہی۔ اس شدید ہنگامہ میں چالیس مسلمان اور گیارہ پولیس کے سپاہی سخت مجروح ہوکر ہسپتال پہنچائے گئے ہیں جہلک اور بہت سے شدید زخمی ہیں۔ دو مسلمان اور دو پولیس مرگئے ہیں۔ مسٹر ہیبرٹ صاحب اور مسٹر برنارڈ صاحب اینٹوں کی مارسے زخمی ہیں اور مسٹر پارٹس صاحب سپرنٹنڈنٹ پولیس کے سر میں ایسی چوٹ پڑی کہ کئی گھنٹے تک ہوش میں نہ آئے۔ ایک سو چالیس مجرم گرفتار کئے گئے ہیں۔ عام

راجو ناتھ ڈاکو جس نے بندی سلیا (بندیلکھنڈ) میں ڈاکا ڈالا تھا آٹھ تاریخ کو راجہ صاحب باجور کے سپاہیوں کے ہاتھ سے مارا گیا۔ اسکے باقی کل ہمراہی منتشر ہوگئے۔ راجو کے تین گولیاں لگیں تھیں۔ اس ہنگامہ میں جو اور لوگ زخمی ہوئے تھے وہ صحت پاتے جاتے ہیں۔

بھوپال کی اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی کہ وزیر صاحب مختفی ہوگئے۔ معلوم ہوتا ہی کہ نسیم آگرہ نے غلط خبر لکھی تھی۔ دیوان ٹھاکر پرشاد جو ریاست کے چیف فنانشل افسر تھے جو بارہا یہاں کے عہدہ مدار المہامی پر سرفراز رہے ایک عرصہ سے قید تھے۔ خبر آئی کہ وہ اب قید سے رہا کئے گئے ہیں۔ یہہ صاحب ستر برس کے ضعیف بزرگوار ہیں۔ قید کی وجہ کچھ معلوم نہ ہوئی۔ اور نہ یہہ پایا گیا ہو کہ وہ رہا کیوں کئے گئے۔

غلطی سید الظفر خان منیجر کورٹ آف وارڈس ضلع بلند شہر جو جنرل عظیم الدین خاں مرحوم کے بھتیجے ہیں بطور اسسٹنٹ ایجنٹ گورنر جنرل کے رامپور میں مقرر ہوئے۔ اسیر یک صاحب نوابت میں ... شدحق حقدار رسیدہ

شاید رفتہ رفتہ مدار المہام ریاست بھی انہیں کو کیا جائے لاٹ صاحب کا حق درستی تو جب ہی ادا ہوگا۔ جنرل صاحب مرحوم کی خدمات ایسی نہیں ہیں کہ اُنکی وفات کے بعد اُنکا کچھ اثر نہ رہے ایسے لایق شخص کے زابندوں کے ساتھ جو کچھ سلوک ہوگا تھوڑا ہوگا۔ اور عوام اسبات کو پسند کرینگے۔

ڈام پیڈرو صاحب سابق شاہ برازیل جنکو معطل کرکے رعایا نے حکومت جمہوری قایم کردی۔ الف لیلہ کی دلچسپ کتاب کا عربی سے پرتگالی زبان میں ترجمہ کررہے ہیں۔

جیپور کی خبر ہو کہ جناب مہاراجہ صاحب بہادر جو بمقام بندرابن واسطے پرتشٹھا مندر کے تشریف لے گئے تھے تاریخ یکم مئی بوقت صبح واپس تشریف لائے۔ مندر کی پرتشٹھا ابھی نہیں ہوئی۔ ۷ مئی کو بوقت شام ایک میم صاحبہ رام نواس باغ میں بذریعہ غبارہ قریب ڈیڑھ میل اونچی گئیں سرکار سے انتظام پختہ ہوگیا تھا۔ ٹکٹ تین روپیہ سے آٹھ آنہ تک تھا۔ جناب ایجنٹ صاحب بہادر کرنیل جیکب صاحب بہادر انجنیر و نیز دیگر روسا شہر اس تماشائے عجیب کے ملاحظ کیلئے باغ میں رونق افروز تھے۔ میم صاحبہ نہایت عمدگی اور صفائی سے قلائیں کھاتی سلام کرتی بلندی پر چڑھیں اور قریب ڈیڑھ میل کے اوپر پہنچکر بذریعہ ایک مضبوط چھتری کے جو غبارہ میں لگی تھی آہستہ آہستہ نہایت صفائی کے ساتھ شہر سے ڈیڑھ دو میل کے فاصلہ پر اُتریں۔ اس اثنا میں سوار سرکاری پہنچ گئے اور میم صاحبہ کو صحیح و سالم ہاتھوں ہاتھ لائے۔

ڈاک ولایت کی خبر ہو کہ لنڈن میں ۲۲ اپریل کو اول مرتبہ محمدی طریق پر نکاح ہوا۔ دولہا نظام حیدرآباد کے ریونیو سکرٹری کے فرزند ارجمند ہیں جو ولایت میں بیرسٹری کرتے ہیں۔ بیوی صاحبہ کا نام مس فیچ ہو۔ اس نکاح میں ایجاب و قبول ٹرسٹ مذہب کے ہوئے بیوی انگریزی میں جواب دیتی تھیں اور میاں انگریزی و عربی میں گویا لٹکا جٹو بیاہ رچا گیا۔ نکاح پڑھانے والے مولوی صاحب ایک ترکی ریشمی عبا پہنے ہوئے تھے۔ سر پر عمامہ سفید۔ اور کمر میں سنہری پیٹی۔ اور چست پاجامہ پیروں میں۔ نکاح کے گواہ ایک روم کے عثمانی کانسل جنرل تھے جو لیورپول رہتے ہیں اور دوسرے وزیر سررشتہ تعلیم صوبہ آرمینا۔ عیسائی لوگوں میں اس شادی کا بڑا چرچا پھیلا ہوا ہی۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ جب شادی کا اشتہار دیا گیا تھا تو سب کو یہہ یقین تھا کہ دونوں فریق عیسائی ہیں۔ لوگوں نے اس شادی میں روک بھی کی تھی مگر کینٹربری کے پادری صاحب نے فیصلہ کردیا کہ چونکہ اس قسم کی کوئی ممانعت نہیں کہ ایک فریق عیسائی ہو اور ایک مسلمان تو شادی نہ ہو اس لئے شادی ہونے دو۔ ہمیں یہہ سوال ہی کہ بچہ کس مذہب کا پیدا ہوگا۔ اگر ایمان کی پوچھو تو ترکاری مذہب اس قسم کے لوگوں کو کہا جائے تو کیا اچھا ہو۔ سلمان کے ساتھ کھانا کھایا ماں کا مذہب۔ باپ کے ساتھ اُڑایا آبا کا مذہب۔ (نورافشاں) صاحب عام کی سمجھ میں کھانا کھانے کے ساتھ کھانا ہی مذہب ہی۔ علم

پنجاب اور شمال و مغرب سے متواتر خبریں آرہی ہیں کہ انفلوئنزا پھر شروع ہوگیا ہی۔ اُسکی معمولی نشانیاں وہی ہیں جو پیشتر تھیں۔ زکام۔ گلے میں سوزش۔ سر درد چھینکوں کا آنا۔ خفیف حرارت اور اعضا شکنی۔ بعض مقامات میں یہہ مرض عالمگیر ہی۔ ایک نامہ نگار بنارس سے لکھتا ہی کہ وہاں جیلخانہ میں بطرح پھیلا ہوا ہی۔

ایک پادری صاحب نے قمار بازی کی خرابی میں ایک دلچسپ فقرہ شایع کیا ہی۔ وہ یہہ ہی کہ جب میں دیکھتا ہوں کہ کسقدر قماربازوں کے دل میں جوئے کا شوق بڑھتا اور غالب ہوتا ہی۔ کسقدر اُسکے باعث اُنکے چال چلن پر حرف اور داغ آتا ہی۔ کسقدر اُسکے ذریعہ سے دوسرے شخص کو نقصان پہنچتا ہی۔ کسقدر آدمی رفتہ رفتہ بے ضمیر اور

بعدمیں ہوجاتا ہو تو میں اسکو اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی آواز بلند کروں اور اُن لوگوں کو جو میری بات خیال میں لاتے ہیں خبردار کروں کہ اس ناقص عادت سے بری ہیں جو شروع میں بےضرر نظر آتی ہو لیکن بعد میں انسان کو برباد کردیتی ہو*

مخبر صادق لکھتے ہیں کہ" وزیر آباد کے سٹیشن ریلوے پر گوپی نام کانٹے والا ٹرین کو شنٹ کر رہا تھا کہ اُسکا خورد سال بچہ انجن کے نیچے دب گیا۔ لڑکے کی والدہ اپنے لخت جگر کا یہ تباہ حال دیکھکر نہ رہ سکی جھٹ دوڑ کر انجن کے نیچے بچہ کو نکالنے کیواسطے دوڑی بچہ کے پاؤں کٹ چکے تھے بوجہ شفقت مادری انجن کے نیچے ہاتھ ڈالکر اسے بچانا چاہا کہ اپنے دونوں ہاتھ بھی انجن کی نذر کر بیٹھی۔ اب مادر اور بچہ ہردو شفاخانہ میں زیر علاج ہیں"*

سیالکوٹ خاص شہر دروازہ بانسانوالہ میں کسی بیرحم بدمعاش نے ایک میراثی کے تمام گھر والوں کو دھتورہ کھلا دیا جسکی وجہ سے ایک انمیں سے بحالت بیہوشی کنوئیں میں گرکر مرگیا۔ اور باقیماندہ سب کے سب شفاخانہ میں زیر علاج ہیں۔ ملزم کا پتہ ابتک نہیں*

" **ہردوار** کے میلہ کنبہ پر اب کے سال ایک سادھو (کہتے ہیں) دوسو پچاس سال کا تھا۔ اور صرف سبزی پر گذارہ کرتا تھا۔ اکثر دانا اس سے نتیجہ نکالتے ہیں کہ صرف سبزی کا استعمال جسمانی اور روحانی طاقت کے بڑھانے کے لئے گوشت سے زیادہ مفید معلوم ہوتا ہے"*

کلکتہ کے باشندے چاہتے ہیں کہ بھیکہ مانگنیوالوں کو بھیکہ مانگنے کی حکماً ممانعت کیجاوے اگر وہ لوگ جو تندرستی کیحالت میں بھیکہ مانگتے ہیں دستکاری سے پیٹ بھریں تو کیوں عام کی نظروں میں ذلیل ہوں*

دوست ہند

ملکوں اور شہروں کی مختصر خبریں

سلطان روم نے اپنی فوجوں میں توپخانہ بڑھانیکا حکم دیا ہی*

پیرس میں بڑا بھاری ٹڈی دل ۹۰ میل تک دھواندھار دکھائی دیا*

امیر کابل انگریزی کمپنی ہند سے قرضہ لینے کا بندوبست کرتے ہیں*

قسطنطنیہ میں سلطان کیطرف سے لونگوں کی تعلیم کے لئے سکول کھولا گیا*

ریاض پاشا وزیر اعظم مصر نے باعث خرابی صحت استعفیٰ دیدیا*

کابل کا نائب سلطان بجرم غبن و رشوت معزول تھا اُسکی کل جائیداد ضبط کرلی اور اُسکا مقدمہ اپنے ولیعہد حبیب اللہ خان کے پاس بھیجدیا*

امیر صاحب کابل کو شبہ ہو کہ قزلباش افغان خفیہ طور سے انگریزوں سے ملے ہوئے ہیں اسیواسطے اُنپر ظلم اور جائیدادیں چھینی جاتی ہیں*

سرحد کوہ سیاہ کے پرے سواتی فرقہ بابوزئی میں خانہ جنگی ہی ۵۰ قتل ہوچکے*

امریکہ میں ایک توپ ایجاد ہوئی جسکے ۱۲ فیر ایک سیکنڈ میں ہوتے ہیں*

حضور قیصر ہند کے خانگی خدمتگاروں کا سالانہ خرچ تنخواہ ۱۴ لاکھ ہی*

روس میں سپاہیوں کو سر بازار تماکو پینے کی سخت ممانعت ہوئی*

روسیوں نے ایران میں پانچ سال تک ریل بنانیکا ٹھیکہ لیا*

پرتگال کی وزارت مستعفی ہوگئی جسکی نسبت مدت سے خیال تھا*

روس کو شاں ہو کہ بحیرہ احمر پر ایک فوجی سٹیشن قایم کرے*

شاہ چین نے اہل کوریا کو حکم دیا کہ اپنے بادشاہ کو برطرف کریں*

لنڈن میں وبائے انفلوانیزا بدستور اپنا زور دکھا رہا ہو۔ تھمنے میں نہیں آتی*

مسٹر گلیڈسٹون ابھی تک بستر سے اُٹھ نہیں سکتے بہت کمزور ہو رہے ہیں*

روس میں چار نامی اخبار آزادانہ نکتہ چینی کے باعث حکماً بند کئے گئے*

ملتی فوج کی کل آمدنی پچھلے سال بہ نسبت سال ماسبق ۰۰۰ ۹۰ پونڈ کمتر ہوئی*

کرنال کی عدالت منصفی یکم جون سے پانی پت میں اجلاس کریگی*

سیالکوٹ میں افواہ ہی سرحضور کشمیر کو اختیارات جلد واپس ملینگے*

ریلوے سٹیشن بڑودہ پر ڈاکہ پڑا ۰۰۰ ۳ کی تھیلی لے گئے*

سرحد میرانزئی سے انگریزی فوجیں واپس آنے لگی تھیں پھر حکم جانیکا ہوا۔ وجہ نہ معلوم کیا ہو۔ آیا پھر سرکشی ہوگئی ہو۔ سپاہ حیران ہو*

مہم منی پور کے متعلق ۵ غدار پیش پا لیجنب کئے گئے*

میرٹھ میں گمسٹیڈ کو باعث عدم شناخت ابھی پھانسی نہیں دیا گیا*

منی پور کے ساتھ سلسلہ تار ٹوٹ گیا۔ وجہ معلوم نہیں*

باربرداری کی منی پور میں قلت ہو ۱۲۰۰ خچریں کلکتہ سے بھیجی گئیں +

رامپور میں باوجود سخت کوشش کے جنرل صاحب کے قاتلوں کا پتہ نہیں +

منی پور کی رعایا جنگلوں سے واپس آکر دیہات میں آباد ہو رہی ہو +

کشمیر میں امسال سخت بارشوں نے غلہ کو بہت نقصان پہنچایا ہو +

دریائے ہگلی میں متصل بردوان ایک کشتی مع کل راہیوں کے غرق ہوئی +

مقتولین منی پور کے رشتہ داروں کے نام حضور قیصر ہند نے پیغام ہمدردی بھیجا ہو +

ریاست پٹیالہ میں بھی خوفناک ٹڈی دل نمودار ہوا +

بہاولپور میں روپیہ کے لالچ سے ایک پٹھان قتل کیا گیا +

بلوہ بنارس کے متعلق اسوقت سوا پانسو مجرم زیر حراست حوالات ہیں +

چندوسی میں چندہ کھولا گیا کہ عیسائی گرجا بنایا جاوے +

امیر کابل بڑی غور سے دیکھتے ہیں انکے ملک میں کوئی جاسوس تو نہیں +

کلکتہ میں مُنشی غیاث الدین کو پھانسی ملی۔ جسنے دشمن بے پہچانتے کو اپنا بچہ قتل کیا تھا +

اخراجات مہم منی پور کے لئے ۵ لاکھ روپیہ کلکتہ سے بھیجا گیا +

گورنمنٹ ہند خلاف رائے امیر صاحب کے قندھار تک ریل بناویگی +

بنارس میں ایک نوجوان بیس سالہ برہمن تین برس سے سوائے نباتات کے کچھ نہیں کھاتا +

کلکتہ میں ایک ہندو اپنی معصوم بیوی کو گرم لوہے سے داغتا ہوا گرفتار ہوا +

شملہ میں مہاراجہ صاحب پٹیالہ کے لئے ۷ لاکھ کے خرچ سے ایک عالیشان محل تیار ہوگا +

قسطنطنیہ میں آتشزدگی کی وجہ سے سات لاکھ کا نقصان ہوا +

والیان کپورتھلہ و پٹیالہ و نابہ نے بوجہ دلی وفاداری سرحدی مفسدوں کی سرکوبی کے لئے ریاستی فوجوں کو پیش کیا ہو +

ہزارہ کے گردو نواح میں سرکاری فوجیں شدت بارش اور ژالہ کی وجہ سے سخت حیران ہیں +

امیر صاحب نے خان لال پورہ کو حکم بھیجا کہ عمرا خان جنڈول پر فوج کشی کیجاوے۔ امیر صاحب کی یہ دست اندازی ناجائز تصور کی گئی ہو +

گریٹ برٹن کے باشندوں نے سال گذشتہ میں مشنوں کے کام کیواسطے ایک کروڑ ۲۷ لاکھ ۳۸ ہزار ۲ سو ۵۰ روپیہ دیا +

روم (اٹلی) میں ۲۵۰ ٹن بارود میں آگ لگی ۲۳۰ آدمی مرگئے +

قانون پاس ہوا کہ انگریزی مجرم قلمرو کشمیر میں پناہ نہیں لے سکتے +

کہتے ہیں مسٹر وار برٹن صاحب ہرجہ کا دعویٰ دیوانی مالک زمیون پر کرینگے +

بنارس کے دو مشہور ساہوکار گوبردھن داس اور گوپالداس بلوہ کے الزام میں سپرد سشن کئے گئے +

مہاراجہ دربھنگہ نے کلکتہ کی زمینداری پنچایت کو جس کے وہ پریزیڈنٹ ہیں سو روپیہ ماہوار چندہ دینا منظور کیا ہو +

کشمیر کی ڈاک براہ کوہ مری اب تین روز میں لاہور پہنچتی ہو۔ پہلے پانچ روز میں پہنچتی تھی +

ایجوکیشنل کانگریس علیگڈھ کا آیندہ اجلاس پٹنہ میں ہوگا +

ترچناپلی میں مسٹر سالسبری پلیڈر پر ڈاکوؤں نے حملہ کیا سخت زخمی ہوئے +

مدراس میں سخت قحط کی وجہ سے چالیس لاکھ آدمی مبتلائے مصیبت ہیں +

لکھنؤ اخبار تہذیب لکھتا ہو کہ میونسپلٹی غلہ گندم پر محصول بڑھانیوالی ہو +

ملتان میں ماہ اکتوبر ۱۸۹۱ء تک ایک نارمل سکول جاری ہوگا +

آگرہ۔ منصور خان کی گذر میں ایک آدمی نے بہت سی افیون کھا کر خودکشی کرنی چاہی۔ پولیس نے خبر پاکر فوراً اسے ہسپتال پہنچا دیا +

بمبئی میں جدید عمارت میونسپل کے لئے ۷ لاکھ ۲۶ ہزار روپیہ منظور ہوا +

کابل میں دو شخص پشاوری بجرم جاسوسی انگریزی کے قید کئے گئے ہیں +

یکم جون سے ہند کی ڈاک بجائے سنیچر کے جمعہ کو بمبئی سے ولایت روانہ ہوگی +

نواب صاحب بہاولپور نے اپنے ہاں ایک زنانہ ہسپتال بنانا چاہا ہو +

منٹگمری میں پوسٹ آفس پر ڈاکہ پڑا سرکاری توڑ کر ۸۰۰ روپیہ لے گئے +

منی پور کے جس مقفل مندر میں سنتے تھے عجیب اشیا ہیں کچھ نہ نکلا +

امرتسر میں ۹ شخص حال میں عیسائی کئے گئے جنمیں ۷ مسلمان ہیں +

خبر وفات

افسوس! مسس ارنی بیجنا تھ جو ایک خوش اخلاق مسیحی لڑکی تھی ۱۳ برس بعارضہ دق مبتلا رہ کے ۱۳ ماہ رواں کو اپنے نجات دینے والیکے پاس ابدی آرام میں داخل ہوگئی۔ جب اپنے والد کے ساتھ تبدیلی آب وہوا کے لئے الہ آباد جاتی تھی تو غازی آباد سٹیشن پر انہیں اطلاع دی کہ مسیح نے زیارت دیکے مجھے فرمایا کہ تو تھوڑے عرصہ میں میری گود میں آویگی۔ باپ نے یہہ خیال کرکے کہ بیہوشی کی بات ہوگی اُسے اٹاوہ لیگیا۔ جہاں دوبارہ یہہ ماجرا گذرا اور اُسنے باپ سے کہا کہ خداوند فرماتا ہے کہ تو اپنی ماں اور اپنے بھائی کے پاس لوٹ جا۔ باپ واپس انبالہ کو لے گیا جہاں پُہنچکر سب دوستوں سے الوداع ہوکے خداوند مسیح میں سوگئی:۔

مبارک ہیں وہ مُردے جو کہ مرتے ہیں مسیح میں
وہ اپنی محنتوں سے چھوٹ کر آرام پاتے ہیں

روئیداد جلسہ معمولی میونسپل کمیٹی لودیانہ

باجلاس جناب شاہزادہ محمد نادر صاحب سی آئی ای پریزیڈنٹ۔ خواجہ احسن شاہ صاحب۔ ماسٹر مولراج صاحب لالہ منسا رام صاحب۔ منشی رحیم بخش صاحب۔ سید سردار علی صاحب۔ لالہ سالگ رام صاحب۔ سید غلام محمد صاحب۔ لالہ منسا رام صاحب ساہوکار۔ مسٹر اینجی راجیداس صاحب مولوی محمد حسن صاحب۔ مسٹر ایم وائلی صاحب۔ ڈاکٹر بھگونکاس صاحب۔ سردار علی محمد خان صاحب۔ ممبران:۔

واقع ۳- اپریل ۱۸۹۱ء

نمبر۱- کاغذات تبادلہ مسٹر بانو صاحب ہیڈ ماسٹر بورڈ سکول لودیانہ و مسٹر کرک پٹرک صاحب ہیڈ ماسٹر ہوشیارپور مع درخواست روسا و باشندگان شہر لودیانہ بدیں مضمون کہ مسٹر بانو کو یہاں سے تبدیل نہ کیا جاوے اسوجہہ سے کہ اُنکا کام جب سے آئے ہیں اچھا رہا ہے جسکے لئے امتحان مڈل اچھا نتیجہ شہادت ہے۔ اور آئندہ بھی بہتری کی اُمید ہے۔ **کثرت** رائے سے **تجویز** ہوئی کہ گورنمنٹ میں نہایت ادب سے گذارش کی جاوے کہ بوجہہ تعمیر نالی کلاں کمیٹی نہایت زیر بار ہے اور مسٹر بانو کی تنخواہ ..... روپیہ ماہوار ہے اور مسٹر بانو صاحب کے کام سے کمیٹی نہایت خوش ہے اور اسکے کام سے مدرسہ کو نہایت فائدہ پہنچا اور اگر باوجود پہنچنے اس عرضداشت کے گورنمنٹ تبدیلی فرمانا بھی چاہیں تو ہمیں کچھ عذر نہیں کوئی اور .... روپیہ والا ہیڈ ماسٹر یہاں پر متعین فرمادیں اور درخواست باشندگان بھی بھیجی جاوے +

نمبر۲- رپورٹ سب کمیٹی مشعر منظوری رخصت ماسٹر شیوجی رام بصیغہ زلو- **تجویز** ہوئی کہ درخواست رخصت نصف تنخواہ پر آج ہی سے منظور کی جاوے اور صاحب انسپکٹر کی خدمت میں التماس ہووے کہ ان چار ماہ کی رخصت کے اندر اُس کی تبدیلی کسی اور جگہہ کردیویں اور ایام رخصت کے بھی قائم مقام طور سے کسی شخص کے مقرر کرنیکے لئے سب کمیٹی تعلیم خود جلد انتظام کردیویں +

نمبر۳- رپورٹ صاحب سینیٹری کمشنر بہادر نسبت ملاحظہ صفائی شہر لودیانہ بابت ۱۸۹۰ء جو بذریعہ ۲۲۳۹ مورخہ ۱۹- نومبر ۱۸۹۰ء دفتر ضلع موصول ہوئی- **تجویز** ہوئی کہ حسب ذیل انتظام منظور کیا جاوے اور اسی کے مطابق جوابدیا جاوے:۔

(الف) حصول اراضی کے لئے جسمیں گودام تعمیر ہوگا صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سے خط وکتابت ہو رہی ہے اور وقت حاصل ہوجانے زمین کی تعمیر گودام دعمہ کا انتظام کیا جائیگا اور بڑی نالی اور تالاب کے مابین پہلے ہی سے کھائی بن چکی ہے اور زمینداروں کو جنکی اراضی ان تالابوں کے متصل واقع ہے خرید کھات اور پانی کی بھی ترغیب دیجائیگی کوشش کیجائیگی۔ اور صاحب اگزکٹو انجنیر کی خدمت میں نسبت شمالی دہانہ کے متعلق نالی ہذے کے انتخاب بھیجا گیا کہ اول اُنہیں تعمیر کرنیکا حکم صادر فرمادیں +

(ب) کوڑا جسکا صاحب کمشنر بہادر حفظان صحت پنجاب تذکرہ فرماتے ہیں کہ لب سڑک پر جمع ہوتا ہے وہ زمینداران کا کوڑا ہے اور کمیٹی کی سرحد سے باہر ہے اگر مناسب ہو صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر خود بذریعہ تحصیلدار صاحب لودیانہ انتظام کرادیویں۔ اور نسبت دفن خون و غلاظت کے جو مذبح غربی میں سے نکلتی ہے احکام بنام عملہ صفائی جاری کئے گئے اور آئندہ اس بارہ میں خود نگرانی رکھی جائیگی +

(ج) جب حال کے پاخانجات کام کے لایق نہیں رہینگے اُنکی جگہہ لاہور کے نمونہ کے مطابق خمدار آہنی چادر کے پاخانے بنائے جاوینگے +

(د) تخمینہ وغیرہ پیش ہونیکے لئے احکام جاری کئے گئے سال آئندہ کی بجٹ سے کام بنوایا جائیگا +

(ہ) نوٹس بنام مالکان چاہات جاری کئے گئے اور جو چاہ خاص کسی کی ملکیت کا نہیں ہے اسکی مرمت حسب سفارش صاحب کمشنر حفظان صحت کمیٹی بصرف خود کریگی اور صفائی چوبچوں کی بابت احکام جاری کئے گئے اور سب کمیٹی صفائی کو لکھا گیا کہ ان جملہ امور کی خود نگرانی رکھے +

نمبر۴- رپورٹ سب کمیٹی بحوالہ رزولیوشن نمبر۴- مورخہ ۱۳ جنوری ۱۸۹۱ء نسبت مکان عیدگاہ باختلاف رائے- **تجویز** ہوئی کہ چونکہ یہہ جائداد کمیٹی کے قبضہ میں نہیں ہے سائل کو اطلاع دیجاوے کہ اسے چارہ جوئی کا اختیار ہے +

(باقی پھر)

مولود مقدس

بروزن

مسدس

منظومہ

بابو کیدار ناتھ ترک رتن ورس تخلص منت تلمیذ آفتاب الدولہ بہادر قلق طالب العلم مدرسہ علم الٰہی سہارنپور

بیت اللحم میں کس کے تولد کی دھوم ہی ‏ کیوں ہر طرف سے خلق خدا کا ہجوم ہی
چھوٹی سی بستی غیرت بہیں رشک روم ہی ‏ کس شاہ دیں پناہ کا جشن قدوم ہی
قیصر کا حکم اسم نویسی جو پاتے ہیں
کیوں سب کے سب یہ نام لکھانیکو آتے ہیں

کیا ہی جو آج فضل خدا کا نزول ہی ‏ غم خوردہ عاصیوں کو خوشی کیوں حصول ہی
ابلیس مضطرب ہی بہت دل ملول ہی ‏ کیوں سر پہ اپنے ڈالے ہوئے خاک دھول ہی
کسکا اسے ہراس کہ چہرہ اداس ہی
کیوں اپنی زندگی سے اسے آج یاس ہی

مجرے کو کس کے عرش بریں ہی جھکا ہوا ‏ غائب کدھر ہو شام سے خورشید کیا ہوا
ہر اک ستارہ آج ہی کیوں مہ لقا ہوا ‏ کیوں شکل مہر ماہ فلک پر ضیا ہوا
پرتو فگن جہان میں تنویر کس کی ہی
کھنچے کو صفحہ دہر پہ تصویر کسکی ہی

ملتا نہیں دماغ زمیں آسمان تک ‏ اہل مکاں کا دھیان گیا لامکان تک
آتی نہیں ہی حزن کی آواز کان تک ‏ جز عیش رنج کا نہیں نام و نشان تک
پھولے نہیں سماتے ہیں گل پیرہن میں کیوں
آپس میں مسکراتے ہیں غنچے چمن میں کیوں

اتنے میں آسمان سے اُترے ملائکہ ‏ اک دم میں لامکان سے اُترے ملائکہ
شوکت سے اور شان سے اُترے ملائکہ ‏ میں کیا کہوں کس آن سے اُترے ملائکہ
کہتے ہوئے کہ حمد خدا کو ہو عرش پر
اور آدمیوں سے ہو رضامندی فرش پر

کتنے وہاں گڈریے تھے میدان میں پڑے ‏ گلّہ کی باری باری سے رکھوالی کرتے تھے
نور انکے آس پاس جو چمکا تو چونک اُٹھے ‏ اس ماجرے کو دیکھ کے دل میں بہت ڈرے

بولا فرشتہ اُنسے ڈرو مت ادھر سنو
حق میں تمہارے ہی یہہ خوشی کی خبر سنو

داؤد کا جو شہر ہی مشہور خاص و عام ‏ ملک یہودیہ میں ہی بیت اللحم ہی نام
بستی اگرچہ چھوٹی ہی اسمیں نہیں کلام ‏ پر آج تو ہی غیرت صد خلد وہ مقام
یہہ ہی سبب کہ اب ہی مسیح آپ اُسجگہہ
رونق فزا ہی ابن خدا باپ اُس جگہہ

شیطان کا زور ٹوٹ گیا اب نہ خوف کھاؤ ‏ پیدا ہوا نجات دہندہ خوشی مناؤ
چرنی میں اسکو پاؤ گے تم اس پتہ سے جاؤ ‏ یہہ تو خبر خوشی کی ہی ہر ایک کو سناؤ
پھر کر گئے عروج ملک آسمان پر
حمد خدائے پاک تھی اُنکی زبان پر

بعد اسکے اُن گڈریوں کو پیدا ہوا خیال ‏ ہم چلکے شہر بیت اللحم میں یہہ دیکھیں حال
راہی ہوئے ہوائے زیارت جو تھی کمال ‏ ہر ہر قدم خوشی سے ہوئے جاتے تھے نہال
جو کچھ کہا فرشتوں نے آیا نظر انہیں
چرنی میں رکھا مل گیا خیر البشر انہیں

دیکھا جو ابن مریم عالی تبار کو ‏ فرزند رب عرش فلک اقتدار کو
مہر سپہر منزلت و افتخار کو ‏ یعنی یسوع ناصری ذیوقار کو
اول ادائے وصف شہ لامکاں کیا
پھر جو کھلا تھا راز خفی سب عیاں کیا

گرد اُنکے نور چمکا تھا کیونکر وہ سب کہا ‏ کیونکر انہیں دکھائی دیا پیک اب کہا
حال نجات بخش بعیش و طرب کہا ‏ اپنے وہاں پہ آنے کا سارا سبب کہا
یہہ سنکے حال سارے تعجب میں آگئے
لوٹے گڈریے یا جو مقصود پا گئے

(باقی آئندہ)

واسطے پادری ای پی نیوٹن صاحب کے امریکن مشن پریس لودیانہ میں مسٹر ایم وائلی مینیجر کے اہتمام سے چھپا